السلام علیکم و رحمت اللہ

علماء بریلی شریف مرکز اہل سنت وعلماء مارہرہ شریف وجملہ علماء اہل سنت مفتیان اہل سنت مشائخ اہل سنت مناظرین اہل سنت کی بارگاہ میں مودبانہ التماس ہے کیا فرماتے ہیں علماء دین ان مسائل ذیل کے بارے

1 ہمارے پاکستان کے شہر لاہور میں فضل چشتی نامی ایک مولوی ہے جو اپنے آپکو مفتی محقق شیخ الحدیث سمجھتا ہے اس نے کہا ہے کہ

1 امام حسین رضی اللہ عنہ کا خروج خطا اجتہادی پرمبنی ہے کیونکہ یزید اس وقت فسق فجور سے پاک صاف تھا

2 فضل چشتی نے کہا کہ آج کے سید یزید کے پاخانہ سے بدتر ہیں

3 فضل چشتی نے کہا کہ ایک طرف آج کا سید ہو ایک طرف یزید تو میں یزید کا ساتھ دوں گا

4 فضل چشتی نے اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ کے ایک فتوے پر بحث کرتے ہوے کہا کہ یہ فتوی لکھتے ہوے اعلی حضرت کا قلم ٹوٹ نہ گیا

5 فضل چشتی نے حضرت سید نعیم الدین مرادآبادی کے بارے کہا کہ وہ مرتد ہے

6 فضل چشتی نے اپنے پیر کے بارے کہا کہ وہ لواطت کرے پھر بھی جنت جاے گا

7 فضل چشتی کا مرشد لواطت کرتا پکڑا گیا اس کا اپنا ذاتی اقرار گفتگو میں موجود ہے پھر بھی فضل چشتی اسکو ولی اللہ کہتا پیر مانتا اور لوگوں کو اس کا مرید کراتا ہے

8 فضل چشتی کہتا ہے کہ میرے اور میرے مریدین معتقدین کے سوا سب نجری ہیں

مزید فضل چشتی کے بارے حقائق حاصل کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ فرمائیں +923054484807

کاتب

گدائے نقشبند محمد منیر احمد نقشبندی بانی و مہتمم مدرسہ جامعہ غوثیہ شمس العلوم حاصل پور بہاولپور پنجاب پاکستان

۷۵۶
۲۵

الجواب بعون الملک الوھاب ۔(1) اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ کربلا میں بلاشبہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ حق پر تھے اور آپ کے مخالف باطل پر، یزید بلاشبہ فاسق وفاجر تھا اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ وہ خلیفہ برحق نہیں تھا بہت سے علماء بلکہ ائمہ مجتہدین میں سے بعض حضرات مثلا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے کافر کہا ہے۔ علامہ سعد الدین تفتازانی رضی اللہ عنہ شرح عقائد صفحہ 117 پر لکھا ہے کہ "**نحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ**" یعنی اس کے مومن ہونے پر شک ہے اور اس کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے

اس کے کافر ہونے کے بارے میں سکوت فرمایا مگر فاسق وفاجر ہونے پر جزم فرمایا ہے۔ سیدنا اعلی حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں "یزید پلید **علیہ مایستحقہ من العزیز المجید** قطعا یقینا باجماع اہلسنت فاسق وفاجر وجری **علی الکبائر** تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق واتفاق ہے، صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے اور بہ تخصیص نام اس پر لعن کرتے ہیں اور اس آیہ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں "**فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ**" کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو، یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا، حرمین طیبین وخود کعبہ معظمہ وروضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن مسجد نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بے اذان ونماز رہی، مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کئے، کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے، غلاف شریف پھاڑا اور جلایا، مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کردیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا، مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے گود کے

الجواب بعون الملک الوھاب ۔(1) اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ کربلا میں بلاشبہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ حق پر تھے اور آپ کے مخالف باطل پر، یزید بلاشبہ فاسق و فاجر تھا اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ وہ خلیفہ برحق نہیں تھا بہت سے علماء بلکہ ائمہ مجتہدین میں سے بعض حضرات مثلاً امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے کافر کہا ہے۔ علامہ سعد الدین تفتازانی رضی اللہ عنہ شرح عقائد صفحہ 117 پر لکھا ہے کہ "**نحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ** "یعنی اس کے مومن ہونے پر شک ہے اور اس کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے

اس کے کافر ہونے کے بارے میں سکوت فرمایا مگر فاسق و فاجر ہونے پر جزم فرمایا ہے۔ سیدنا اعلی حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں "یزید پلید علیہ مایستحقہ من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہلسنت فاسق و فاجر و جری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطبق و اتفاق ہے، صرف اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف فرمایا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے اور بہ تخصیص نام اس پر لعن کرتے ہیں اور اس آیہ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں "**فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ** "کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو، یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا، حرمین طیبین و خود کعبہ معظمہ و روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن مسجد نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بے اذان و نماز رہی، مکہ و مدینہ و حجاز میں ہزاروں صحابہ و تابعین بے گناہ شہید کئے، کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے، غلاف شریف پھاڑا اور جلایا، مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا، مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے، سر انور کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا، حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے، اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا، ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے، قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر "**لَعَنَهُمُ اللّٰهُ**" (ان پر اللہ کی لعنت ہے) فرمایا، لہذا امام احمد اور ان کے موافقین ان پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت فرمایا کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں، اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر، اور امثال وعیدات مشروط بعدم توبہ ہیں لقولہ تعالی "**فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ** "(تو عنقریب دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے مگر جو تائب ہوئے) اور توبہ تادم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط و اسلم ہے، مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بدمذہبی صاف ہے، بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا شمہ ہو "**وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ** "(اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے)، شک نہیں کہ اس کا قائل ناصبی مردود اور اہل سنت کا عدو و عنود ہے"۔ (فتاوی رضویہ ج 6 ص 107)۔ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا لڑنا احقاق حق و ابطال باطل کیلئے تھا اس کو خطا اجتہادی کہنا جائز نہیں یزید بسبب ظلم و جفا فاسق و فاجر ہے اس کا حق پر بتانا صریحاً غلط ہے اس کی اہانت واجب ہے۔ رد المحتار جلد 2 صفحہ 299 پر ہے "**وقد وجب علیہم اھانتہ شرعا**" **واللہ تعالی اعلم بالصواب**

(3/2) مذکورہ قول نہایت برا ہے اگر اس جملے سے یہ مراد ہے کہ سید کو اہل بیت تسلیم کرنے کے باوجود بطور سید ان کی توہین کر رہے

ہیں تو یہ کفر ہے مجمع الانہر جلد 1 صفحہ 695 پر ہے "**الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر و من قال لعالم عویلم او لعلوی علیوی قاصدا بہ الاستخفاف کفر** "سادات کرام اور علما کی تحقیر کفر ہے جس نے عالم کی تصغیر کر کے عویلم کہا یا علوی کو علیوی تحقیر کی نیت سے کہا تو اس نے کفر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "**من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلاث اما منافقا واما لزنیۃ واما لغیر طھور** "(شعب الایمان) جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین علتوں سے خالی نہیں یا منافق ہے یا ولد الزنا ہے یا حیضی بچہ ہے۔ سیدنا اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں "سید" حسنین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کی اولاد کو کہتے ہیں (فتاوی رضویہ جلد 5 صفحہ 865) اور اسی کے جلد 9 صفحہ 166 پر ہے "سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور ان کی توہین حرام بلکہ علمائے کرام نے ارشاد فرمایا جو کسی عالم کو مولویا (مولوا) یا کسی میر (سید) کو میروا بروجہ تحقیر (یعنی حقارت) سے کہے کافر ہے۔ یزید کے افعال قبیحہ و اعمال شنیعہ کی واقفیت کے بعد جو اس کی نصرت و حمایت اور اسے برحق تسلیم کرے وہ فاسق و فاجر ہے۔ واللہ

احمد رضا المعروف خطبہ صدارت ص 30۔ ناگپور سیمینار 1379ء) سیدنا حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی فتویٰ پر کلام کرنا کم علمی وکجروی کی دلیل ہے شخص مذکور پر ضروری ہے کہ اگر وہ اپنے قول میں سچا ہے تو وہ فتویٰ پیش کرے اور قیامت تک پیش نہیں کر سکتے اسلئے اعلانیہ توبہ واستغفار کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(5) شخص مذکور پر اس قول کی وجہ سے توبہ وتجدید ایمان ونکاح اور بیعت لازم ہے کہ کسی سنی العقیدہ عالم دین کو مرتد کہنے والا مرتد ہو جاتا ہے حدیث شریف میں ہے "**ایما امری قال لاخیه یاکافر فقدباء بهااحدهماان کان کماقال والارجعت علیه**" (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 57) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی آدمی اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان میں سے کوئی ایک اس کا مستحق بن جاتا ہے۔ صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ کی ذات ستودہ صفات ارباب علم وادب کی نظر میں مسلم الثبوت ہے لہذا ارتداد قول پر لوٹا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(6/7) لواطت نہایت شنیع وغلیظ اور شیطانی فعل ہے اس کا ارتکاب گناہ کبیرہ اور اشد حرام ہے قرآن مجید میں ہے "**وَ الَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَاۚ فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا**" (سورۃ النساء۔ 16) اور تم میں جو مرد وعورت ایسا کام کریں ان کو ایذا دو پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (کنز الایمان) اور حدیث شریف میں ہے "**من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلواالفاعل والمفعول**" (ترمذی شریف جلد 1 ص 176) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لواطت کرنے اور کرانے والے دونوں کو قتل کر دو۔ ہمارے یہاں اسلامی حکومت نہیں اسلئے ایسے شخص کا مقاطعہ کیا جائے جب تک کہ وہ اپنی غلیظ حرکتوں سے باز نہیں آئے اور سچی توبہ کر کے اس فعل بد سے اجتناب کا پکا عہد نہیں کرلیتے اس وقت تک مذکورہ شخص کا سماجی بائیکاٹ لازم ہے۔ حرام کاری کے مرتکب کا بلا سزا جنت میں جانے کی بات کہنا اور اسے ولی بتانا نیز لوگوں کو اس سے مرید کرانا ناجائز ہے۔ یہ محال ہے کہ ولی ہو اور مرتکب لواطت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(8) سرسید احمد خان کے ماننے والوں کو نیچری کہا جاتا ہے یہ باطل گروہ ضروریات دین کا منکر ہے۔ شخص مذکور کا ایسا کہنا ناجائز وحرام ہے اس پر توبہ واستغفار وتجدید ایمان ونکاح اور بیعت لازم ہے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

نوٹ: مندرجہ بالا احکامات اس صورت میں ہے جبکہ شخص مذکور کا ایسا عقیدہ ہے ورنہ نہیں۔

ہدایت: استفتا فرضی نام مثلاً زید، بکر، خالد وغیرہ سے کیا جاتا ہے اصل نام سے نہیں اس کا مکمل خیال رکھیں۔

غلام رسول اسماعیلی

کتبہ ــــــ غلام رسول

زیر تربیت افتا مرکزی ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار

۲۸ر جمادی الآخر ۱۴۴۳ھ مطابق ۱ر فروری ۲۰۲۲ء



صح الجواب

حسن رضا نوری

مفتی مرکزی ادارہ شرعیہ